السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قربانی کے گوشت میں بطریق صدقہ یا بطریق دیگر مشرک و کافر مثلاً چمار وغیرہ کو دینا جائز ہے یا نہیں اور اس کے چمڑے کو فروخت کر کے اس کی قیمت مسجد میں تیل وچٹائی وغیرہ کے واسطے صرف کرنا جائز ہے یا نہیں اور خون قربانی کے جانور کا اکثر دیہات میں چمار وغیرہ لے جایا کرتے ہیں تو ان کو اس کا خون دینا جائز ہے یا نہیں ہے ؟ فقط

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قربانی کے گوشت میں قید نہیں ہے کہ مسلمان ہی کو دیا جائے نہ کافر کو اور جب یہ قید نہیں ہے تو کافر کو بھی بطریق ہبہ یا بطور صدقہ دینے میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اور قربانی کے چمڑے کو فروخت کر کے اس کی قیمت مسجد کے تیل چٹائی وغیرہ میں صرف کرنا غیر قربانی کرنے والے کو جائز ہے یعنی اگر قربانی کرنے والا کسی کو وہ چمڑے دے دے اور وہ شخص اس چمڑے کو فروخت کر کے اس کی قیمت مسجد کے تیل چٹائی وغیرہ میں صرف کر دے تو جائز ہے اور قربانی کرنے والے کو جائز نہیں کیونکہ اس کو اپنی قربانی کا چمڑا فروخت کرنا منع ہے ہدایہ میں ہے ۔

وقوله علیه الصلاة والسلام {من باع جلد أضحيته فلا أضحية له[1] انتھی

(جس نے اپنے قربانی کی کھال فروخت کی اس کی قربانی نہیں ہوئی)

تخریج زیلعی میں ہے ۔

رواہ الحاکم فی المستدرک فی سورة الحج من حدیث زید بن الحباب عن عبداللہ بن عیاش المصري عن الاعرج عن ابی ہریرة مرفوعا بلفظہ سواء وقال حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاہ ورواہ البیہقی فی سننہ[2] انتھی

(امام حاکم رحمة اللہ علیہ نے اپنی مستدرک میں سورة الحج کی تفسیر میں زید بن حباب سے روایت کیا ہے انھوں نے عبداللہ بن عیاش المصری سے انھوں نے اعرج سے انھوں نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے الفاظ میں برابر مرفوعاً روایت کیا ہے نیز حاکم رحمة اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے مگر بخاری و مسلم نے اسے روایت نہیں کیا ہے امام بیہقی رحمة اللہ علیہ نے بھی اسے اپنی سنن میں روایت کیا ہے)

حدیث أبي سعید أن قتادة بن النعمان أخبرہ أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال واستمتعوا بجلودها ولا تبیعوها[3] انتھی

(قتادہ بن النعمان رحمة اللہ علیہ سے مروی حدیث میں ہے کہ یقیناً نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ان (قربانیوں) کی کھالوں سے فائدہ اٹھاؤ اور ان کو مت فروخت کرو۔ "منتقی میں بھی ایسے ہی ہے نیل میں قتادہ سے مروی حدیث ہے جسے صاحب الفتح نے ذکر کیا ہے انھوں نے اس پر تعاقب نہیں کیا باوجود اس کے کہ ان کی عادت یہ ہے کہ وہ اس حدیث پر تعاقب کرتے ہیں جس میں ضعف ہوتا ہے ۔ (ہیثمی رحمة اللہ علیہ نے) مجمع الزوائد میں کہا ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اس کی سند صحیح ہے)

کون قربانی کے جانور کا خواہ اور کسی دم مسفوح کا چمار خواہ اور کسی کو دینا جائز نہیں ہے کیونکہ مسفوح حرام ہے تو اس کا دینا اعانت علی المعصیہ ہے اور اعانت علی المصیہ سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ... ٢ ... سورة المائدة

(اور نیکی اور تقوی پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر ایک دوسرے کی مدد نہ کرو)

---

[1]۔ الھدایة(76/4)

[2]۔ نصب الرایة(287/4)

[3]۔ نیل الاوطار(191/5)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاۃ، صفحہ:303

محدث فتویٰ